فَضْلُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ فِیْ اِثْبَاتِ الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ

جہادِ اکبر

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشِ لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُولِہِ الۡکَرِیمِ

امابعد! جہاد کے فضائل میں بے شمار کتبِ اسلامی بھری پڑی ہیں لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ جہاد کی دو قسم ہیں "جہادِ اصغر و جہادِ اکبر۔ جہادِ اصغر کا تو ہر کوئی قائل ہے لیکن جہاد اکبر کے قائل کوئی کوئی ہیں پھر اس کے عامل (عمل پیرا) تو اَقَلِّ قَلِیۡلٌ (بہت تھوڑے) ہیں۔ اسی لئے فقیر کا ارادہ ہوا کہ اس رسالہ میں جہادِ اکبر کے متعلق کچھ عرض کروں تاکہ جہاں عوام جہادِ اصغر کے فضائل کے قائل (ماننے والے) ہیں وہاں اِنہیں معلوم ہو کہ جب جہادِ اصغر اتنی بڑی شانوں والا ہے تو جہادِ اکبر کی کیا شان ہوگی اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جہادِ اصغر کبھی کبھی میدانوں میں ہوتا ہے لیکن جہادِ اکبر ہر آن ہر لحظہ جاری ہے اور "مجاهد فی الجهاد الاصغر "[1] شہید تو سمجھا جاتا ہے لیکن اکثر کے مزارات کا بھی علم نہیں لیکن جہادِ اکبر کے مجاہدین کے مزارات کی زیارات جاری ہے۔ بعض جہادِ اصغر کو تسلیم کرنے والے بجائے جہادِ اکبر پر عاشق ہونے کے شرک کی فتوی گری میں جہاد سمجھتے ہیں۔ فقیر سب سے پہلے اکابر اِمت اور مشائخ ملت کے وہ اقوال نقل کرتا ہے جو اُنہوں نے جہادِ اکبر کے فضائل میں ارشاد فرمائے ہیں۔

فضائلِ جہادِ اکبر از اقوالِ علمائے ملت

صاحبِ تفسیر مظہری نے ذکر کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل آدمی أنجی من عذاب الله من ذکر الله الی ان (قال) قلنا: المراد بالذکر في هذا الحديث الحضور الدائمی الذی لا فتور فيه لا الصلاة والصوم اللذين هما حظ الزهاد وهو المراد من الجهاد الأكبر فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد رجع من الغزو رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر فان قيل ألم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان في الجهاد الأصغر مشتغلا بالجهاد الأكبر قلنا: نعم كان مشتغلا بذلك لكن الحال تتفاوت بمزيد الاهتمام والله اعلم[2]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر انسان کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا کوئی اور عمل نہیں ہے (آگے فرماتے ہیں) اس حدیث میں ذکر سے مراد دائمی حضور (ہمیشہ رہنا) ہے جس میں کوئی نُقص (عیب) وغیرہ نہ ہو، نماز اور روزہ مراد نہیں ہے جو زاہدوں کا حصہ ہے۔ غزوہ سے واپسی پر رسول اللہ صلی السلام کے فرمان: "رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الأكبر "[3] سے بھی یہی مراد ہے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہادِ اصغر میں ہوتے ہوئے جہادِ اکبر میں مشغول نہ تھے ہم کہتے ہیں ہاں اس میں مشغول تھے لیکن مزید اہتمام کی بدولت حال تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہی علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری میں آیت "حَقَّ جِهَادِہٖ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

1) جہاد اصغر کا مجاہد۔

2) تفسیر المظهری، پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 216، 288/1، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

3) یعنی ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹے۔

قال عبد الله بن المبارك هو مجاهدة النفس والهوى وهو الجهاد الأكبر وهو حق الجهاد قال البغوى وقد روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما من غزوة تبوك قال رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر قال البغوى أراد بالجهاد الأصغر لجهاد مع الكفار وبالجهاد الأكبر الجهاد مع النفس واخرج البيهقي في الزهد عن جابر رضى الله عنه قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قوم غزاة فقال قد متم خير مقدم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر قيل وما الجهاد الأكبر ؟ قال مجاهدة العبد لهواه قال البيهقى هذا اسناد فيه ضعف[4]

فائده:

قوله صلى الله عليه وسلم قد متم خير مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر يفيد أن الجهاد الأكبر يعين المجاهدة مع النفس انما يتأتى للمريد بمصاحبة الشيخ الكامل المكمل فأنهم لما قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم بعد المحاربة مع اكتسبوا ببركة صحبته وانعكاس أشعة أنواره صفاء في القلب وفناء في النفس وقوله رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر الضمير للمتكلم مع الغير والمراد منه اسناد الرجوع الى من معه من الصحابة فانهم كانوا في حالة الجهاد مشغولين بمحاربة الكفار وان كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم في مصاحبته لكن كان غالب هممهم مدافعة الكفار ثم إذا صاروا في المدينة مقيمين مع النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن حينئذ هممهم الا الاقتباس الأنواره والاقتفاء بمعالم آثاره وأخذ العلوم الظاهرة والباطنة من جنابه صلى الله عليه وسلم[5]

ترجمہ: عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس اور خواہشات کے خلاف مجاہدہ کرنا ہی اس کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنا ہے اور یہی جہادِ اکبر ہے۔

امام بغوی نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس ہوئے ہیں۔

امام بغوی کا کہنا ہے کہ یہاں جہادِ اصغر سے مراد کفار سے اور جہادِ اکبر سے مراد نفس سے جہاد کرنا ہے۔

امام بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے پاس غازیوں کا ایک گروہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف آ گئے۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جہادِ اکبر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بندہ کا اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرنا۔

قاضی ثناء اللہ صاحب "فائدہ" کا عنوان دے کر مزید لکھتے ہیں:

سرکار دوعالم ﷺ کے اس بیان "قد متم خير مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر"[6] سے یہ معلوم ہوا کہ جہادِ اکبر یعنی نفس سے مجاہدہ کرنا مرید کو کامل و مکمل شیخ کی مصاحبت (ساتھ رہنے) سے حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ وہ لوگ بھی جب کفار کے ساتھ جنگ کے بعد حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو وہ آپ علیہ السلام کی صحبت کی برکت اور آپ کی ضیاء پاشیوں (نور) کی تجلیات سے قلب میں صفائی اور "فنا فی النفس" کا مقام حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے فرمان: "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" میں "رجعنا" صیغہ جمع متکلم ہے اور اس کی نسبت

---

4) تفسير المظهرى، پارہ ١٧، سورۃ الحج، آیت 22، 266/6، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

5) تفسير المظهرى، پارہ ١٧، سورۃ الحج، آیت 77، 267/6، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

6) تمہیں خوش آمدید ہو جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف۔ (س رضا)

آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام کی طرف ہے۔اس لئے کہ وہ لوگ حالتِ جہاد میں تو کفار کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہوتے تھے اور جب مدینہ شریف میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت آپ ﷺ کے انوار و تجلیات سے اقتباس(نور کا حصول) اور آپ کے آثار سے اکتسابِ فیض اور آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے ظاہری و باطنی علوم کے حصول کے علاوہ ان کا کوئی اور کام ہوتا ہی نہیں تھا۔

دوسرے مقام پر علامہ مظہری "فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قال الحسن وزيد بن اسلم إذا فرغت من جهاد عدوك فانصب في عبادة ربك وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر [7]

یعنی حسن اور زید بن اسلم نے کہا ہے کہ جب آپ اپنے دشمنوں کی لڑائی سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب کی عبادت میں محنت و مشقت برداشت کریں اور نبی پاک ﷺ کے اس فرمان: "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" کا بھی یہی معنی ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں تو اس جہاد(جہادِ اکبر) کا حاصل مطلب دل کو غیر اللہ کی طرف مائل ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت واطاعت میں مستغرق کرنا ہے۔ [8]

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ جہاد دو قسم کا ہوتا ہے جہادِ اصغر اور جہادِ اکبر۔پس جہادِ اصغر تو کافروں سے مقابلہ کرنا ہے اور جہادِ اکبر نفس کے خلاف لڑنا ہے اور اس کی دلیل حضور ﷺ کا یہ فرکا یہ فرمان ہے: "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر " اور نفس کے خلاف جہاد کرنا اس لئے جہادِ اکبر ہے کہ جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا تو گویا اس نے دنیا کے خلاف جہاد کیا اور جو بھی شخص دنیا میں غالب آئے گا اس کے لئے دشمنوں کے ساتھ مجاہدہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ [9]

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں:

وفضل الجهاد عظيم وكيف وحاصله بذل أعز المحبوبات وإدخال أعظم المشقات عليه وهو نفس الإنسان ابتغاء مرضاة الله وتقربا بذلك إليه تعالى وأشق منه قصر النفس على الطاعات في النشاط ودفع الكسل على الدوام ومجانبة أهويتها ولذا قال وقد رجع من غزاة رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر ويدل على هذا أنه أخره في الفضلية عن الصلاة على وقتها [10]

یعنی جہاد کی فضیلت بہت بڑی ہے اور کیونکر نہ ہو اس لئے کہ جہاد کا اصل حاصل تو نفسِ انسان کا اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور اس کے قرب حاصل کرنے کے لئے محبوب ترین اشیاء کو خرچ کرنا اور سخت مشکلات و مشقتوں کو جھیلنا ہے اور اس سے بھی زیادہ مشکل یہ کہ نفس کو حالت خوشی میں اس کی عبادت پر پابند کرنا اور خود سے سستی و کاہلی کو ہمیشہ دور کرنا اور نفسانی خواہشات سے بچانا ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ایک غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا:

---

7) تفسير المظهری ،پارہ 30،سورۃ الانشراح ،آیت 7، 271/10،دار احیاء التراث العربي بيروت لبنان

8) تفسير الفخر الرازی ،تابع سورۃ النساء ،آیت 95، 10/11،دار الفكر بيروت

9) تفسير البحر المحيط ، سورۃ النساء ،آیت 94، 346/3،دار الكتب العلميه بيروت

10) مرقاة المفاتيح ،كتاب الجهاد ،319/7،دار الكتب العلميه بيروت

"رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر "اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اُسے فضیلت کے اعتبار سے وقت پر نماز پڑھنے سے مؤخر فرمایا ہے۔

دیوبندی مولوی محمد زکریا کاندھلوی، لامع الدراری علی جامع البخاری جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ پر لکھتا ہے:

الجهاد بحسب الاصطلاح قِتال الكفار لتقوية الدين

یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قِتال کرنے کو کہا جاتا ہے۔

مزید لکھتا ہے:

وفي اوجز قال راغب الجهاد والمجاهدة استفراغ الوسع في مدافعة العدو والجهاد ثلثة اضرب مجاهدة العدو الظاهر و الشيطن والنفس وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم المجاهد من جاهد نفسه كذا في المشكوة شعب البيهقي وقال ابن العربي في العارضة هذا مذهب الصوفية ان الجهاد الاكبر جهاد العدو الداخل وهو النفس قالوا وهو المراد بقوله تعالى وَالَّذِينَ جَهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وليس المجاهد من جاهد العدو المبائن وانما المجاهد من جاهد العدو المخالط وكذا قال النبي صلى الله عليه وسلم وقد رجع من غزاة رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر الا مختصرا و هذا حديث معروف عند الصوفية ذكر الغزالي في عدة مواضع من الاحياء

یعنی محمد زکریا نے اوجز المسالک میں نقل کیا ہے کہ امام راغب نے فرمایا ہے کہ دشمن کے دفاع میں تمام تر کوشش کرنا جہاد اور مجاہدہ ہے اور جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ظاہری دشمن سے جہاد۔ (۲) شیطان سے جہاد۔ (۳) نفس سے جہاد۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجاہد تو وہ ہے جو نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔[11]

شعب بیہقی کی روایت سے مشکوۃ شریف میں بھی اسی طرح ہی ہے۔[12] حضرت ابن عربی نے العارضہ میں فرمایا کہ صوفیاء کے مذہب کے مطابق داخلی دشمن یعنی نفس کے خلاف جہاد کرنا جہادِ اکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:" اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے "سے بھی یہی مراد ہے وہ شخص مجاہد نہیں جو خارجی دشمن سے جہاد کرتا ہے مجاہد تو وہ شخص ہے جو مخلوط (اندرونی نفسانی) دشمن سے جہاد کرتا ہے[13] اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا:" رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر "یہ حدیث صوفیاء کے نزدیک بہت ہی معروف ہے امام غزالی نے بھی اسے احیاء العلوم میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔[14]

خلاصہ: مندرجہ بالا سطور میں مفسرین اور محدثین کی اس تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے گھر اور گاؤں میں رہتے ہوئے کامل علماء دین کی صحبت سے اکتسابِ فیض اور علم و عرفان حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دل و جان سے مستغرق و مشغول رہنا اور اس پر مداومت (ہمیشگی) کرنا ہی جہادِ اکبر ہے نہ کہ عبادت کے نام پر گھر بار چھوڑ چھاڑ کر در در کی خاک چھانتے رہنا (اس لئے بھی کہ ایسا کرنے سے نفس اور اہل خانہ کے حقوق کی پامالی بھی ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص حقوق العباد کو پامال

---

11) مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الفصل الثاني، 130/2، الحديث 3848-[61]، المكتب الإسلامي-بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م

12) مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، الفصل الثاني، 17/1، الحديث 34-[33]، المكتب الإسلامي-بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م

13) مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل من مات مرابطا، 91/4، دار الكتب العلمية-بيروت، الطبعة: الثالثة، 2011م

14) إحياء علوم الدين، ربع العادات، كتاب آداب السفر، 244/2، دار المعرفة بيروت

کر کے جہاد کا ثواب کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتا) نَصْرَانِیَتْ (عیسائوں) کے نزدیک تو ایسا کرنا عبادت ہو سکتا ہے لیکن اسلام نے اسے رہبانیت [15] قرار دے کر منع فرمایا ہے۔

تفسیر جمل صفحہ ۳۸۲ پر ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت میں مجاہدہ کرنا ہی جہادِ اکبر ہے۔

روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۶ پر ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہی جہادِ اکبر ہے۔ [16]

فائدہ: اولیائے کرام و صوفیہ عظام کا شیوہ اور زندگی کا اصل مقصد ہی نفس سے جہاد کرنا اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنا ہے اسی کا نام جہاد اکبر ہے اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذکورہ ثواب تو صرف میدانِ جنگ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلنے والے شخص کے لئے ہے یہی لے شخص کے لئے ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ جہاد کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ احادیث سے بھی اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قِتال مع الکفار، جہاد مع النفس اور جہاد مع الشیطن جہاد کی اقسام ہیں اور ان سب میں مابہ الاشتراک (مشترک چیز) اعلاءِ کلمۃ اللہ (اسلام کی سربلندی) ہے۔

چنانچہ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ جہاد بہتر نیکی اس وجہ سے ہے کہ اس میں دین کی اشاعت اور ترویج ہوتی ہے پھر لکھا ہے کہ اس سے بہتر عمل علوم ظاہریہ باطنیہ کی تعلیم و تعلم ہے کیونکہ اس سے حق سے حقیقتِ اسلام کی اشاعت ہوتی ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ (اسلام کی سربلندی) کے لئے مَسَاعِی (کوشش) کا ایک فرد تبلیغ و وعظ بھی ہے اس لئے مذکورہ ثواب مُبَلِّغْ کو بھی ملے گا۔ اسی طرح فی سبیل اللہ کا مفہوم بھی وسیع ہے۔ تفسیر مظہری میں اس کی تفسیر جہاد تحصیل علوم ظاہریہ و باطنیہ وغیرہ ذالک من ابواب الخیر (یہ سب خیر کے ابواب) سے کی گئی ہے۔ مشکوۃ شریف کی حدیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص طلبِ علم کے لئے نکلا تا دم واپسی وہ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) شمار ہو گا اور اس میں اس کے لئے متعدد وجوہات بیان کی گئی ہیں اسی لئے وعظ و تبلیغ، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دینی اسلامی کتب کی نشر و اشاعت و دیگر امور جو اسلام پھیلانے سے متعلق ہیں تمام جہاد فی سبیل اللہ کا شعبہ ہیں۔

جہاد کا بیان قرآن میں:

لفظ "جَاهَدُوا" 6 مرتبہ "تُجٰهِدُونَ" 1 جگہ "يُجَاهِدُوا" 2 دفعہ "يُجَاهِدُون" 1 جگہ " جهد" 5 مرتبہ "جُهْدَهُمْ" 1 مرتبہ "جهاد" 1 مرتبہ "جَاهَدَا" 2 مرتبہ "الْمُجَاهِدُونَ" 1 مرتبہ "الْمُجَاهِدِينَ"، تین مرتبہ آیا ہے۔

جہادِ اکبر کے شعبہ ذکر اللہ کے فضائل: آیات مذکورہ کے متعلق قاضی ثناء اللہ تفسیر مظہری سورہ توبہ کی آیت ۱۹ کے تحت لکھتے ہیں:

فان دوام الذكر أفضل من الجهاد لقوله صلى الله عليه وسلم ما من شيء أنجى من عذاب الله من ذكر الله [17]

یعنی ہمیشہ ذکر کرنا (ذکر پر مداومت) جہاد سے افضل ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔

---

15) اسلام میں رہبانیت اس طرز زندگی کو کہا جاتا ہے جو دنیا کو مکمل ترک کرنے اور دنیاوی ذمہ داریوں سے دستبردار ہونے پر مبنی ہو۔ (س رضا)

16) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ،سورۃ الحج ،16/21 ،احیاء التراث العربی بیروت

17) تفسیر المظھری، ،سورۃ التوبہ ،آیت 19 ،137/4 ،دار احیاء التراث العربی بیروت

اسی تفسیر مظہری ہی میں سورہ بقرہ کی آیت 216 کے تحت فضیلتِ جہاد سے متعلق احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ احادیث نماز، روزہ اور نوافل پر جہاد کی افضلیت پر دلالت کرتی ہیں نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد سے مراد صرف غزوہ ہی مراد نہیں بلکہ عام ہے جس میں نفس سے جہاد بھی شامل ہے۔

احادیثِ مبارکہ: احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد صرف غزوات میں شمولیت کا نام نہیں بلکہ یہ عام ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي[18]

یعنی حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے ارشاد ہے نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا پھر کون سا، فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ ﷺ سے تم سے مزید دریافت کرتا تو آپ ﷺ اور اُمور بھی بیان فرماتے۔

حدیث مبارکہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ[19]

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا برائیوں سے پاک حج۔

فائدہ: اِن احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے ہر جگہ پر عام معنی مراد نہیں ہوتا۔ ہر جگہ پر مذکورہ الفاظ کو مفہومِ کلی (اصطلاح) پر محمول کرنا دینِ اسلام سے عدمِ واقفیت (ناآشنا) اور اس کی بنیادیں کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

جہاد کا لغوی اور شرعی معنی:

الجهاد بكسر الجيم أصله في اللغة الجهد وهو المشقة وفي الشرع بذل الجهد في قِتال الكفار الإعلاء كلمة الله تعالى والجهاد في الله بذل الجهد في أعمال النفس و تدليلها في سبيل الشرع[20]

یعنی جہاد جیم کے زیر کے ساتھ۔ لغت میں اس کی اصل جھد ہے جس کا معنی مشقت کرنا اور اصطلاعِ شرع میں اس سے مراد کفار کا قتال ہے اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے سبب اور جہاد، اللہ کی راہ میں اور کوشش ہے اعمال میں اپنے نفس سے اور اسے شریعت پر لانے کی۔

الجهاد بكسر أوله وهو لغة المشقة وشرعا بذل المجهود في قِتال الكفار مباشرة أو معاونة بالمال أو بالرأي أو بتكثير السواد أو غير ذلك وفي المغرب جهده حمله فوق طاقته وَالْجِهَادُ مَصْدَرُ جَاهَدْتُ الْعَدُوَّ إِذَا قَابَلْتَهُ فِي تَحَمُّلِ الْجَهْدِ،

---

18) صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الجهاد و السير، 1024/3، الحديث 2630، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م

19) صحيح البخاري، كتاب الحج، باب فضل المبرور، 553/2، الحديث 1447، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م

20) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الجهاد والسير، 78/14، الحديث 2630، دار إحياء التراث العربي

أَوْ بَذَلَ كُلٌّ مِنْكُمَا جُهْدَهُ : أَيْ: طَاقَتَهُ فِي دَفْعِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ غَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى قِتَالِ الْكُفَّارِ[21]

یعنی جہاد جیم پر زیر کے ساتھ۔ لغوی طور پر اسم مشتق ہے اور اصطلاح شریعت میں کوشش کرنا کفار کے قِتال کی براہ راست یا اس میں مدد کرنا مال سے یا مشورے سے یا کثیر یا۔ افراد سے یا اس کے علاوہ اور مغرب میں وہ کوشش کرے اپنی طاقت سے زیادہ اور جہاد مصدر ہے اس کا معنیٰ کوشش کرنا دشمن کے خلاف جب وہ سامنے آجائے کوشش کرنے میں یا بنانا تم دونوں میں سے اس کی کوشش کو یعنی اس کی طاقت کو اس طاقت والے کو ختم کرنے کے ساتھ پھر غالب ہونا دار السلام میں قِتال کفار سے۔

الجهاد بحسب الاصطلاح قِتال الكفار لتقرية الدين(الامع الدراری شرح بخاری)

یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قِتال کرنے کو کہا جاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللَّهُ أَی ضَمِنَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ أَيِ الْجِهَادِ[22]

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے ضمانت دی ہے جو اس کے راستے میں نکلا یعنی جہاد کے لئے۔

حدیثِ مبارکہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ[23]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلودہ ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

حدیثِ مبارکہ:

أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل يقاتل للذكر ويقاتل للأجر ويقاتل ليرى مكانه في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم) من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله[24]

ترجمہ: ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص قِتال (جہاد) کرتا ہے شہرت کے لئے اور قِتال کرتا ہے اجرت کے لئے اور قِتال کرتا ہے اللہ کی راہ میں تو فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

هو في الحقيقة كل سبيل يطلب فيه رضاه فيتناول سبيل طَلَبِ الْعِلْمِ وَحُضُورِ صَلَاةِ جَمَاعَةٍ وَعِيَادَةِ مَرِيضٍ وَشُهُودِ جِنَازَةٍ وَنَحْوِهَا، وَلَكِنَّهُ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ يُحْمَلُ عَلَى سَبِيلِ الْجِهَادِ[25]

یعنی یہی حقیقت میں ہے کہ ہر وہ راستہ مطلوب ہو جس میں اللہ کی رضا تو پس شامل ہو گا اس راستے میں میں علم حاصل کرنا اور نماز با جماعت میں حاضر ہونا اور مریض کی عیادت کرنا اور جنازے میں جانا اور اسی کی مثل دیگر مگر مطلق اللہ کی راہ سے جہاد ہی مراد لیا جاتا ہے۔

---

21) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجهاد، 319/7، دار الکتب العلمیة بیروت

22) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجهاد، 319/7، دار الکتب العلمیة بیروت

23) صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من اغبرت قدماه فی سبیل الله، 1035/3، الحدیث 2656، دار ابن کثیر، سنة النشر: 1414ھ/1993م

24) مسند ابی عوانة، کتاب الجهاد، بیان الخبر الدال علی ان من احب ان یکون ممن یقاتل فی سبیل الله، 486/4، الحدیث 7428، دار المعرفة البیروت

25) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجهاد، 329/7، دار الکتب العلمیة بیروت

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ : أَيْ بِالِاسْتِمْرَارِ فِي الْقِتَالِ مَعَ الْكُفَّارِ خُصُوصًا فِي خِدْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ[26]

یعنی اللہ کی راہ میں یعنی کفار کے ساتھ جہاد جاری رکھنے کے بارے میں خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔

ويطلق أيضا على مجاهدة النفس والشيطان والفساق[27]

یعنی اور اس کا اطلاق ہوتا ہے اپنے نفس اور شیطان اور فسق سے بچنے والے پر بھی۔

قوله حدثنا سفيان هو الثوری قوله عن أبي حازم هو بن دينار قوله الروحة والغدوة في سبيل الله أفضل[28]

یعنی اور ان کا کہنا ہمیں پہنچا ہے امام سفیان ثوری سے اور انہوں نے قول بیان کیا ابی حازم سے جو ابن دینار تھے اللہ کی راہ میں دن رات بسر کرنا افضل ہے۔

قال الا أن المتبادر عند الإطلاق من لفظ سبيل الله الجهاد[29]

یعنی اور کہا کہ مگر یہ کہ اس کا اطلاق اللہ کی راہ میں جہاد پر ہوگا۔

قال بن الجوزی إذا أطلق ذكر سبيل الله فالمراد به الجهاد وقال القرطبی سبيل الله طاعة الله فالمراد من صام قاصدا وجه الله قلت ويحتمل أن يكون ما هو أعم من ذلك ثم وجدته في فوائد أبي الطاهر الذهلي من طريق عبد الله بن عبد العزيز الليثي عن المقبري عن أبي هريرة بلفظ ما من مرابط يرابط فی سبيل الله فيصوم يوما في سبيل الله الحديث و قال بن دقيق العيد العرف الأكثر استعماله فی الجهاد فإن حمل عليه كانت الفضيلة لاجتماع العبادتين[30]

یعنی ابن الجوزی نے کہا جب مطلق اللہ کی راہ ذکر کیا جائے تو اس سے مراد جہاد ہوگی اور امام قرطبی نے فرمایا اللہ کی راہ اس کی اطاعت ہے تو اس سے مراد وہ ہے جس نے روزہ رکھا اللہ کے لئے ارادۃً اور میں کہتا ہوں کہ یہ احتمال رکھتا ہو اس سے بھی زیادہ عموم کا اور پھر یہ پایا گیا ابو طاہر الذہلی کے فوائد میں عبد اللہ بن عبد العزیز لیثی کے طریق سے اور وہ مقبری سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ کے ساتھ کہ جو رابطہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں رابطہ کرے اور ایک دن اس کی راہ میں روزہ رکھے۔(الحدیث)

اور کہا ابن دقیق نے "العيد العرف" کا اطلاق اکثر نے جہاد پر کیا ہے کہ اس میں فضیلت ہے عبادتوں کے جمع ہونے کے سبب۔

وَأَنْفِقُوا أموالكم في سبيل الله في الجهاد[31] یعنی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو جہاد میں اپنے اموال سے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذا ضَرَبْتُم يعنى سافرتم وذهبتم في سبيل الله للجهاد[32]

یعنی اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو مارو یعنی سفر کرو اور آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

---

26) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجهاد، 361/7، دار الکتب العلمیة بیروت

27) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، 3/2، دار المعرفة البیروت

28) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، 14/2، دار المعرفة البیروت

29) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، 29/2، دار المعرفة البیروت

30) فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، 48/2، دار المعرفة البیروت

31) تفسیر المظهری، سورۃ البقرۃ، آیت 195، 242/1، دار احیاء التراث العربی بیروت

32) تفسیر المظهری، سورۃ النساء، آیت 95، 415/2، دار احیاء التراث العربی بیروت

لما أصابهم في سبيل الله في أثناء القِتال[33] یعنی ان کے لئے جنہیں پہنچی اللہ کی راہ میں قِتال کے وقت۔

في سبيل الله أي في الجهاد[34] یعنی اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

الذين امنوا يقاتلون في سبيل الله كلام مستأنف سيق لتشجيع المؤمنين وترغيبهم في الجهاد أي المؤمنون إنما يقاتلون في دين الله[35]

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے قِتال (جہاد) کیا اللہ کی راہ میں یہ کلام مستانف[36] ہے مومنوں کو شجاع بنانے اور ان کو جہاد میں ترغیب دلانے کے لئے چلایا گیا ہے یعنی مومن محض اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے قِتال کرتے ہیں۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ المقاتلة في سبيل الله هو الجهاد لإعلاء كلمة الله وإعزاز الدين[37]

یعنی اور قِتال کرو اللہ کی راہ میں قِتال اللہ کی راہ میں وہ جہاد ہے جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے ہو اور دین کو اعزاز دینے کے لئے۔

الذين أُحصِرُوا في سبيل الله هم الذين أحصر هم الجهاد[38]

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں باندھ دیئے گئے وہ وہ لوگ ہیں جن کو جہاد پر مامور کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ بالسيف[39] یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کفار سے جہاد کرو تلوار کے ساتھ۔

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ اور بھی کئی کُتب سے حوالے دیئے جاسکتے ہیں مگر طوالت (زیادتی) کے خوف سے ان ہی پر اکتفاء کرلیتا ہوں۔ ان تمام بیان سے لفظ جہاد، جہادِ فی سبیل اللہ کا معنی اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ لفظ جہاد کا عام معنی اگرچہ مشقت اور تکلیف ہی ہے مگر اس کا شرعی معنی خاص ہے یعنی کافروں سے جنگ میں کوشش کرنا۔

علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں: جہاد فی اللہ اور جہاد فی سبیل کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں جہاد لغوی طور پر اس کی اصل ''جھد'' ہے اور وہ مشقت ہی ہے اور شریعت میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مشقت اور کوشش کرنا ہے اور جہاد فی اللہ اعمالِ نفس میں مشقت اور کوشش کرنا اور نفس کو شریعت کے راستے میں ذلیل کرنا ہے۔[40] یہی وجہ ہے کہ کتب وتفسیر واحادیث میں ہے کہ جہاں جہاد فی سبیل اللہ مطلق ذکر ہو وہاں فی سبیل اللہ سے وہ جہاد اکبر ہی مراد لیتے ہیں اور جہاں دوسرے معنی مراد ہوں تو وہاں پر قید اور سیاق وسباق سے جو بھی معنی مفہوم ہو وہی مراد ہو گا۔ ہر جگہ پر عام معنی اور لفظ

---

33) تفسیر روح المعانی، سورۃ آل عمران، آیت 146، 83/4، دار احیاء التراث العربی بیروت
34) تفسیر روح المعانی، سورۃ الحج، آیت 57، 187/17، دار احیاء التراث العربی بیروت
35) تفسیر روح المعانی، سورۃ النساء، آیت 76، 48/5، دار احیاء التراث العربی بیروت
36) جملہ مستأنفہ (جملہ مستانفہ) ایک ایسا جملہ ہے جو کسی سابقہ جملے سے معنوی یا نحوی طور پر براہ راست مربوط نہ ہو بلکہ نیا مضمون یا بات شروع کرے، اسے عربی اور اردو گرامر میں عام طور پر **جملہ ابتدائیہ** بھی کہا جاتا ہے۔ (س رضا)
37) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 190، ص 116، دار المعرفۃ بیروت
38) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 273، ص 152، دار المعرفۃ بیروت
39) تفسیر الکشاف، سورۃ التوبۃ، آیت 73، ص 442، دار المعرفۃ بیروت
40) عمدۃ القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، 109/14، دار الكتب العلمية، بيروت، 2018م

کو تمام محتملہ معانی(ایسا لفظ جو کئی معانی کے احتمال رکھے ان تمام) پر محمول کرنا کسی بھی کتاب سے ثابت نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا دین و شریعت کے قواعد کے خلاف اور دین میں تحریف کرنے مترادف ہے مثلاً: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الْعَيْنُ حَقٌّ"[41] یعنی نظر کا لگ جانا درست ہے۔
عینِ چشم انسان کو بھی کہتے ہیں، چشم سورج کو بھی اور جاسوس کو بھی کہتے ہیں اور گھٹنے کو بھی۔ تو کیا اب تک علماء حق میں سے کسی نے بھی یہ کہا ہے کہ آنکھ حق ہے مفہومِ کلی کے اعتبار سے یہ تمام معانی یہاں مراد ہیں لیکن اس ارشاد میں صرف یہی معنی مراد لیا گیا ہے کہ نظر بد کا لگنا بر حق ہے اسی طرح دیگر الفاظ کے معنی بھی اپنے سیاق و سباق ہی سے مراد لئے جاتے ہیں اور اسی مناسبت سے لفظ کی تعبیر عام لفظ وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

"تمت بالخیر"

41) صحیح البخاری، کتاب الطب، باب العین حق، 2167/5، الحدیث 5408، دار ابن کثیر، سنة النشر: 1414ھ/1993م